سفرِ شام..............علماء ومشائخ سے ملاقات

چنانچہ اڑھائی بجے دکتور شوقی ابوخلیل دکتور عدنان سالم (مالک مکتبہ دار الفکر) اور دکتور رنز ار کے ساتھ ہوٹل پر تشریف لے آئے چنانچہ حسب پروگرام انہی کی گاڑی میں ہم مطعم الریان پہنچے جوائر پورٹ روڈ پر واقع ہے۔اور Lavish پارٹیوں کا مرکز ہے۔

یہاں شیخ حسام الدین فرفور مدیر معہد ابوالنور نے اٹلی سے آئے ہوئے ایک مصری ڈاکٹر محمود جو اٹلی کی کسی جامعہ کے وائس چانسلر ہیں کے اعزاز میں دعوت وضیافت کا اہتمام کیا تھا۔

یہ شام کی بڑی علمی شخصیات سے ملاقات کا ایک نادر موقع تھا۔الحمد للہ بہت سے علماء ومشائخ اور دیگر لوگوں سے ملاقاتیں ہوگئیں۔

کھانے کے بعد شیخ عبد الفتاح بزم سے اور شیخ حسام الدین فرفور سے الگ الگ ملاقاتیں کیں یہ یہاں کے معروف علمی معاہد، معہد ابوالنور اور معہد الفتح کے کرتا دھرتا ہیں ان حضرات کے اداروں میں پاکستانی طلبہ کے داخلوں، تعلیمی امور، تبادلہ ءکتب، تبادلہ مبعوثین اور خود ان کے پاکستان کے دورے کے امکانات پر گفتگو شامل تھی۔ چار بجے اس ضیافت سے فراغت ملی۔

دکتور شوقی ابوخلیل نے راقم کو ہوٹل پر اتارا ہم نے ہوٹل پہنچتے ہی شام کے ایک اور نامور عالم شیخ ھشام البرھانی کو فون کیا ان سے ظہر میں ملاقات طے تھی مگر تاخیر ہوگئی چنانچہ معذرت کی اور مغرب سے قبل چھ بجے ملاقات کا نیا وقت طے کیا اسی وقت تیاری شروع کردی عصر کی نماز ہوٹل میں ادا کی اور ٹیکسی لے کر ان کے گھر کا رخ کیا ان کی رہائش گاہ شام کے امیر ترین علاقہ مزہ (Mizzah) میں واقع ہے یہ ایک نفیس بزرگ، نفیس انسان اور نفیس عالم ہیں فکر جماعت اور اخو ان سے مماثل ہے مگر عقائد ومعمولات اہل سنت کے ہیں۔بڑی محبت وشفقت سے پیش آئے ایک گھنٹہ ملاقات رہی ہوگی سیر حاصل گفتگو ہوئی، بات چیت سے اندازہ ہوا کہ اولیاء اللہ کے معتقد اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت رکھتے اور ان کے علم کے نہ صرف قائل بلکہ مداح ہیں علم لدنی اور محی الدین ابن عربی کے علوم لدنیہ کے معترف ہیں البتہ ہماری طرح آج کل کے متصوفہ سے نالاں ہیں۔ان کے گھر پر ایک وسیع اور خوبصورت علمی وتحقیقی کتب پر مشتمل ذاتی

☆الولاية الخاصة اقوى من الولاية العامه ☆ ولایتِ خاصہ ولایتِ عامہ کی نسبت قوی ہوتی ہے☆

مکتبہ ہے۔انہیں راقم کی فی البدیہہ عربی گفتگو اور طلاقتِ لسانی پر تعجب ہوا.........فرمانے لگے کہیں مصر یا عرب دنیا میں تعلیم حاصل کی ہے، راقم نے عرض کیا نہیں صرف پاکستان میں..........

دمشق کے علاقہ العمارۃ کی مسجد التوبۃ میں درس دیتے ہیں بچیوں کی دینی تعلیم میں بہت کو شاں ہیں کئی شاگردہ بچیوں کی لکھی ہوئی کتابیں دکھائیں اور مسرور ہو کر مسرور کیا۔

میں نے جناب پروفیسر ڈاکٹر رضوان ندوی صاحب کا وہ خط پیش کیا جو انہوں اپنے ایک کام اور میرے تعارف کے سلسلہ میں انہیں لکھا تھا، چنانچہ خط دیکھتے ہی ان کے احوال دریافت کرنے لگے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ شیخ ھارون جو کہ شیخ ابوالحسن کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے کے انتقال کے بعد مجلہ البعث میں شیخ نے ان پر دو تین قسطوں میں شاید مضمون لکھا تھا وہ درکار رہے اور غالبا یہ ۱۹۶۰ کی بات ہے جب شیخ احمد الھارون کا انتقال ہوا تھا۔شیخ احمد الہارون کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ انہیں تو علم لدنی حاصل تھا۔یہی بات ہم سے پاکستان میں ڈاکٹر رضوان ندوی صاحب نے ایک بار کہی تھی.....

شیخ البرھانی کی گفتگو میں بڑی مٹھاس تھی اور ان کی مجلس سے اٹھنے کو جی نہ چاہتا تھا مگر مجھے آج ہی رات کو لندن کے سفر کی تیاری کرنی ہے۔چنانچہ میں نے اجازت طلب کی اور انہوں نے پھر گفتگو شروع کر دی کچھ دیر بعد میں نے کہا..........میں نے آپ کا بہت وقت لیا فرمانے لگے شکر گزار ہوں آپ کا بھی اور دکتور رضوان کا بھی کہ جنہوں نے مجھ فقیر کو یاد رکھا۔انہوں نے بتایا کہ دکتور رضوان یہاں شام میں ایک طویل عرصہ تک متعلم ومعلم رہے ہیں .....وہ صوفی منش آدمی ہیں اور صوفیاء سے انہیں بڑا قلبی لگاؤ رہا ہے، حافظ ہیں قرآن بہت اچھا پڑھتے ہیں ....ہم شیخ کی باتیں سن کر کچھ متعجب ضرور ہوئے .....کیونکہ پاکستان میں تو ڈاکٹر صاحب کا تعارف اور ان کی شناخت ایک نامور استاذ، نقاد اور تاریخ اسلامی کے اسکالر کی ہے..........صوفی کی نہیں..........

ان سے ملاقات کے بعد واپس ہوٹل آیا پھر فتحی بلال سے ملاقات کے لیے ان کے شو روم پر گیا۔انہیں ساتھ لیا اور بازار سے کچھ شاپنگ کی لندن بریڈفورڈ والے دوستوں کے لیے کچھ تحائف خریدے اور اپنی جیب خاص سے ۵۴۰۰ سوری نقد میں نے انہیں ادا کیا ان کے ساتھ جا کر خریداری کرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ جو چیزیں ۵۴۰۰ میں مل گئیں وہ ہم خود خریدنے جاتے تو دگنی سے زائد قیمت ادا کر کے لاتے اس شخص کے ساتھ جانے کا یہ فائدہ بھی ہوا کہ مال دو نمبر نہیں بلکہ اصل مل

گیا۔ یہاں شام کے بازاروں میں پاکستان کی طرح کا معاملہ ہے پاکستان میں کوئی عرب یا یورپین آ جائے تو نرخ فوراً چڑھ جاتے ہیں اسی طرح یہاں پاکستانی لباس میں یا عرب لباس میں کوئی بازار پہنچ جائے یا غیرعرب ہوتو بس دس کے سو ہو جاتے ہیں۔ مجھے ایک چھوٹی سی قینچی کی ضرورت تھی بازار میں فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے خوردہ فروشوں سے پوچھا تو سو لیرا قیمت بتانے لگے۔ایک اور لڑکے نے بھی سو بتائے میں چلنے لگا تو کہا اچھا پچاس میں لے جائیں۔سوق الحمیدیہ اوراس کے آس پاس کے بازاروں کا تو یہی حال ہے وہی قینچی ہم نے رکن الدین کے علاقہ سے دس لیرا میں خریدی جہاں دکاندار نے اس کے دس ہی بتائے تھے مگر اس لئے کہ خریدنے والا میرے ساتھ وہیں کا ایک شخص موجود تھا............

بہرکیف فتحی بلال نے اپنی گاڑی میں ہوٹل تک پہنچایا اور مشورہ دیا کہ ائر پورٹ جانے کے لیے رات کو ٹیکسی نہ لوں کہ وہ تین سے پانچ سو لیرا مانگے گا جبکہ بس ۱۵ سے ۲۰ میں لے جائے گی اس نے مجھے بس اسٹینڈ بھی دکھا دیا ظاہر ہے کہ ایک ہمدرد اور قدیم طرز فکر کا انسان ایسا ہی مشورہ دے سکتا ہے۔مگر ہم ٹھہرے جدید دور کے پختہ عمر نوجوان چنانچہ ہم نے ٹیکسی والے سے پہلے ہی بات کر رکھی تھی یہ ایک صالح نوجوان تھا شامی تھا فصیح عربی بولتا تھا اس کا نام شمیر تھا (اوراس کا فون نمبر ۰۹۴۵۸۴۰۹۰ ہے)۔اسی اثناء میں صاحبزادہ سلطان نیاز الحسن صاحب کا فون بھی آ گیا وہ دمشق کے علاقہ مہاجرین میں کسی محب کے ہاں قیام فرما ہیں اور دوایک روز میں لندن جانے والے ہیں ان کا مستقل قیام لندن میں ہی ہے۔..........حضرت سلطان العارفین سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادہ سے خاندانی ونسبی تعلق ہے، ....وہ وہاں (یوکے میں) ایک اسلامک سنٹر، ایک دارالعلوم اور ایک روحانی سلسلہ چلا رہے ہیں ....ان سے مختصر گفتگو میں یوکے میں قائم ان کے ادارہ کے وزٹ کی بات طے ہوئی..........اور پھر ہم اپنی رات کی فلائیٹ کی تیاری میں لگ گئے ....اسی رات ایک بجے دمشق کو ہم نے خیر باد کہا اورائرپورٹ کے لئے روانہ ہوگئے ....گو کہ ہماری اگلی منزل لندن ہے مگر سفر نامہ میں ہماری اگلی منزل بغدا دشریف ہوگی..........جہاں کا کچھ حال احوال انشاء اللہ ہم آپ سے شئر کریں گے..................(یارزندہ صحبت باقی)

☆التاسیس خیر من التاکید ☆ تاسیس تاکید کی نسبت بہتر ہوتی ہے☆